© rasailojaraid.com

قومی اسمبلی کا منظور کردہ شریعت بل
پیش رفت یا رجعتِ قہقریٰ؟

شریعت بل قومی اسمبلی سے منظور ہو کر پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا سینٹ میں پہنچ چکا ہے اور اسے منطقی نتیجہ تک پہنچانے میں حکومتی حلقوں کی عجلت سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان سطور کی اشاعت تک ایوانِ بالا بھی شریعت بل کی منظوری کے مراحل سے فارغ ہو چکا ہوگا۔

سینٹ کے فلور پر ایک شریعت بل پہلے سے موجود ہے جو سینٹ ہی میں اس سے قبل متفقہ طور پر منظور ہوا تھا لیکن قومی اسمبلی میں مقررہ آئینی مدّت کے اندر پیش نہ ہو سکنے کی وجہ سے غیر مؤثر ہو گیا تھا اور اسے سینٹ کے پندرہ ارکان نے دوبارہ منظوری کے لیے ایوان میں پیش کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ شریعت بل بھی سینٹ کے ایجنڈے پر ہے۔

شریعت بل سے متعلقہ دیگر اہم دستاویزات کے ساتھ "الشریعۃ" کے اس شمارہ میں سینٹ کے پاس کردہ سابقہ متفقہ پرائیویٹ شریعت بل اور قومی اسمبلی کے منظور کردہ حالیہ شریعت بل کے متن بھی قارئین کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں اور آخر میں دونوں بلوں کے تقابلی جائزہ پر مشتمل ایک مضمون بھی شاملِ اشاعت ہے۔

"الشریعۃ" کی اس خصوصی اشاعت میں مندرجہ ذیل دستاویزات شامل کی جا رہی ہیں۔

- پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں منظور کی جانے والی "قرار داد مقاصد"
- اسلامی دستور کی تدوین کے لیے تمام مکاتبِ فکر کے ۳۱ سرکردہ علماء کرام کے تجویز کردہ ۲۲ متفقہ نکات
- ۱۳ جون ۸۵ء کو سینٹ آف پاکستان میں مولانا سمیع الحق اور مولانا قاضی عبد اللطیف کی طرف سے پیش کیے جانے والے شریعت بل کا متن۔
- قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء قرار دینے کے وعدے پر مشتمل قومی اسمبلی کی اکتوبر ۸۵ء میں منظور کردہ قرار داد۔
- سینٹ میں علماء کے پیش کردہ شریعت بل میں تمام مکاتبِ فکر کے متحدہ شریعت محاذ کی طرف سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تجویز کردہ ترامیم۔

- ۱۹۸۸ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی طرف سے نافذ کیا جانے والا شریعت آرڈیننس جو مقررہ مدت میں اسمبلی میں پیش نہ ہو سکنے کی وجہ سے ختم ہو گیا۔
- شریعت بل کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ اور کونسل کی متبادل تجاویز۔
- سینٹ کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ۔ — نواں آئینی ترمیمی بل
- خصوصی کمیٹی کی طرف سے مرتب کردہ "شریعت بل" کے مسودہ میں اس وقت کے وفاقی وزیر قانون سید افتخار گیلانی اور دیگر ارکان سینٹ کی تجویز کردہ ترامیم جن میں سے سید افتخار گیلانی کی ترامیم ایوان میں ان کی عدم موجودگی کے باعث منظور نہ ہو سکیں۔ — ۱۹۷۳ء کے دستور کی اہم اسلامی دفعات
- سینٹ آف پاکستان کا ۱۳ مئی ۹۰ء کو متفقہ طور پر منظور کردہ پرائیویٹ شریعت بل — اور
- ۱۵ مئی ۱۹۹۱ء کو قومی اسمبلی کا منظور کردہ سرکاری شریعت بل

ان دستاویزات کی یکجا اشاعت کا مقصد جہاں انہیں ریکارڈ میں یکجا محفوظ کرنا ہے وہاں شریعت اسلامیہ کی بالادستی اور نفاذ سے دلچسپی رکھنے والے ارباب علم و دانش کو اس پہلو پر سنجیدہ غور و فکر کی دعوت دینا بھی مقصود ہے کہ قرارداد مقاصد سے قومی اسمبلی کے منظور کردہ حالیہ شریعت بل تک کے سفر کا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ جائزہ لیا جائے کہ پاکستان کے دینی حلقوں نے سیاسی جدوجہد اور جمہوری عمل کے ذریعہ نفاذِ اسلام کی جدوجہد کے ان تینتالیس سالہ مراحل میں کیا کھویا کیا پایا؟

اربابِ فہم و دانش کی سوچ اور تجزیہ کا انداز کیا ہے وہ اسے بہتر سمجھ سکتے ہیں البتہ ایک گذارش اس مرحلہ پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ قراردادِ مقاصد میں "اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کل کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے" کے واضح اعلان کے تینتالیس سال بعد قومی اسمبلی کے منظور کردہ شریعت بل میں قرآن و سنت کے احکام کی بالادستی کو "بشرطیکہ ...." کے ساتھ مشروط کر کے قبول کرنے کا عمل بہرحال "پیش رفت" کہلانے کا سزاوار نہیں ہے یہ "رجعت قہقری" ہے اور اس الٹی زقند کی ذمہ داری کن افراد، اداروں، گروہوں اور جماعتوں پر عائد ہوتی ہے اس کا تعین کرنے کے لیے ہم سب کو اپنے گریبانوں میں ایک بار ضرور جھانک لینا چاہئے۔

© rasailojaraid.com